خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ابومروان معاویہ واجد علی ہاشمی

تاریخ سِیَر اور انساب کے مطالعہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان، ازواج واولاد، نواسے، نواسیاں، آپ کے خُسر وداماد اور آپ کے ہم زلف کون تھے، پتہ چلتا ہے۔ خاندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جائزہ لینے کے لیے میں اسے مختلف مراجع اور مصادر سے اخذ کیا ہے۔ مثال کے طور پر نسب قریش (مصعب زبیری، ۱۵۶ھ)، جمہرۃ النساب (حزم اندلسی، ۳۸۴ھ)، کتاب المعارف (قتیبہ الدینوری، ۲۱۳ھ)، کتاب المحبر (ابن حبیب بغدادی متوفی ۲۴۵ھ)، طبقات الکبری (محمد بن سعد المتوفی ۲۳ھ)، وغیرھم۔ ان کے علاوہ باقی مراجع میں اہم مراجع یہ ہیں۔

انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب (ابن عبد البر)، الاصابہ (ابن حجر عسقلانی)، سیر اعلام النبلاء (علامہ ذہبی)، تذکرۃ المعصومین، اصول کافی، نہج البلاغہ، ناسخ التواریخ، خصائل صدوق، جلاء العیون از باقر مجلسی، منتہی الآمال، عباس قُمی، حیات القلوب از مجلسی، مفاتح الجنان از عباس قمی، تحفۃ العوام، تہذیب الاحکام، الاستبصار، زاد المعاد، مجالس المومنین از شوستری، مروج الذہب از مسعودی، مرأۃ العقول، ذبح عظیم،..................انوار النعمانیہ، تنقیح المقال از عبداللہ الماقانی، بحار الانوار، تلخیص الشافی از ابوجعفر طوسی، منتخب التواریخ، مناقب آل ابی طالب از ابن شہر آشوب، قرب الاسناد، تنبیہ والاشراف از مسعودی، یعقوبی، البدایہ والنہایہ از ابن کثیر، تاریخ طبری، الکامل از ابن اثیر وغیرھم۔

نسب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب (شیبہ) بن ہاشم (عمرو) بن عبد مناف (مغیرہ) بن قُصی (زید) بن کِلاب بن مُرّہ بن کعب بن لُوی بن غالب بن فِہر بن مالک بن نَضر (قیس) بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ (طبقات الکبریٰ، ج:۱، ص:۶۴، مترجم)، (کتاب المعارف، ص:۵۲)

عبد مناف بن قصی کی اولاد:

عبد مناف بن قصی کی اولاد میں چھے بیٹے اور چھے بیٹیاں تھیں۔ بیٹے: (۱) مطلب، (۲) ہاشم، (۳) عبد شمس، (۴) نوفل، (۵) ابوعمرو، (۶) ابوعبیدہ۔ بیٹیاں: (۱) تماضر، (۲) حَنّہ، (۳) قلابہ، (۴) بَرّہ، (۵) ہالہ، (۶) زیطہ۔

ان چھے بیٹوں میں دو زیادہ عزت وشرف کی وجہ سے زیادہ مشہور ہوئے۔ (۱) ہاشم، (۲) عبد شمس۔

ہاشم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہیں، اصل نام عمرو اور کنیت ابوالاسد تھی۔ ہاشم بن عبد مناف کے چار بیٹے: (۱) عبدالمطلب (عامر شیبہ)، (۲) ابی صیفی (عمرو)، (۳) اسد، (۴) نفلہ تھے اور پانچ بیٹیاں: (۱) شفاء، (۲) رقیہ، (۳) ضعیفہ، (۴) خالدہ، (۵) حَنّہ تھیں۔ ہاشم کی نسل صرف عبدالمطلب سے چلی۔

(فتح الملہم، ج:۳،ص:۹۹۔ابن سعد، ج:۱،ص:۹۴)

عبدشمس بن عبدمناف:

عبدشمس بن عبدمناف کی اولاد میں سات بیٹے: (۱) حبیب، (۲) اُمیہ الاکبر، (۳) اُمیہ الاصغر، (۴) عبداُمیہ، (۵) نوفل، (۶) عبدالعزیٰ، (۷) عبداللہ الاعرج (ربیعہ) تھے۔ ہاشم کی اولاد میں، اولاد عبدالمطلب والدرسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ، زبیر، ابوطالب، ابولہب، حارث شامل ہیں۔ اور اولاد عبدشمس میں، اولادِ بنواُمیہ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوالعاص رضی اللہ عنہ بن ربیع، سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ، سیدنا مروان بن حکم رضی اللہ عنہما، سیدنا عبداللہ بن عامر بن کریز، سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عثمان غنی رضی اللہ عنہ (نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) علی بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ، (نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، شہیدِ یرموک، ردیفِ رسول فتح مکہ، الاصابہ، ابن حجر عسقلانی، ج:۲،ص:۵۱۰،تحت علی ابن ابوالعاص) شامل ہیں۔ بنوہاشم اور بنواُمیہ قریش ہی کے دو اہم اور معزز برادر قبیلے تھے۔ جن کی اسلام سے پہلے اور بعد میں آپس میں کئی رشتہ داریاں تھیں۔

اولادِ عبدالمطلب:

عبدالمطلب نے ۵۷۸یا۵۷۹ء میں وفات پائی۔ دس بیٹے: (۱) حارث، (۲) زبیر، (۳) ابوطالب عبدمناف، (۴) عبداللہ، (۵) ابولہب، (۶) حجل (مغیرہ)، (۷) حمزہ (رضی اللہ عنہ)، (۸) ضرار، (۹) عباس (رضی اللہ عنہ)، (۱۰) غیداق۔ اور بعض نے بارہ بیٹے لکھے ہیں۔ چھ بیٹیاں: (۱) بَرّہ زوجہ عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم، (۲) اُم حکیم البیضاء زوجہ کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ دامادِ رسول، ناشر قرآن، خالوئے حسنین کریمین، ہم زلف حیدرِ کرار، امام مظلومِ مدینہ، قتیل سازش ابن سباء عثمان بن عفان کی نانی اماں تھی۔ (۳) اُمیمہ زوجہ جحش بن رئاب بن یعمر از بنی اسد بن خزیمہ تھیں، (۴) عاتکہ بنت عبدالمطلب، یہ ابی اُمیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم کی زوجہ تھیں، (۵) اروٰی کی شادی عمیر بن وہب بن عبد بن قصی سے ہوئی، جس سے طُلَیب پیدا ہوئے، اوّلین مہاجرین میں سے تھے اور اجنادین میں شہید ہوئے، (۶) صفیہ بنت عبدالمطلب کی شادی عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ سے ہوئی، جس سے حواری رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ ابن سعد کی روایت کے مطابق عبدالمطلب کی تین بیٹیوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اولاد عبدالمطلب کی تفصیل کے لیے دیکھیے:

(طبقات ابن سعد، ج:۱۔نسب قریش:ص:۱۷۔المعارف ابن قتیبہ،ص:۵۲)

عبدالمطلب کی نسل پانچ بیٹوں (۱)۳عبداللہ، (۲) حارث، (۳) زبیر، (۴) ابوطالب، (۵) سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے آگے چلی۔ بیاسی سال کی عمر میں عبدالمطلب نے وفات پائی۔

حارث بن عبدالمطلب:

اپنے والد کی زندگی میں ہی فوت ہوگئے تھے، مگر ان کے چار فرزند (۱) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ، (۲) حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ، (۳) حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ، (۴) حضرت ابوسفیان مغیرہ رضی اللہ عنہ، اسلام اور شرفِ صحابیت سے مشرف ہوئے۔

زبیر بن عبدالمطلب:

عبدالمطلب کے سب سے بڑے بیٹے حارث تھے جو کہ والد کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ حارث کے بعد زبیر سب سے بڑے تھے، یہ اپنے والد کے وصی تھے اور عبدالمطلب کی وفات کے بعد بنو ہاشم کے سردار مقرر ہوئے۔ ان کے ایک فرزند عبداللہ صحابی اور دو بیٹیاں ضباعہ اور اُم حکیم بھی صحابیات میں شامل ہیں۔ عام طور پر ارباب سِیَر و تاریخ کے نزدیک وفات عبدالمطلب کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت ابوطالب نے کی تھی لیکن یہ بات خلافِ حقیقت ہے، کیونکہ زبیر جو کہ بنی ہاشم کے عبدالمطلب کے بعد سربراہ اور سردار تھے کی موجودگی میں ابوطالب نے کیسے کفالت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہوگی اور اگر زبیر کی وفات کے بعد ابوطالب کی کفالت قیاس کی جائے تو بھی خلافِ عقل ہے کہ زبیر بن عبدالمطلب کی وفات کے وقت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۲۴ برس تھی۔ اتنی عمر میں کسی کی کفالت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ زبیر بن عبدالمطلب کے بیٹوں کی نسل نہیں چلی، یہ بات خلافِ تحقیق ہے، ان کی نسل عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آگے چلی ہے۔ مشہور بزرگ مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری بہادری کا سلسلہ نسب انھی عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب سے ملتا ہے۔

سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ:

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہونے کے علاوہ رضاعی بھائی اور آپ کے ہم زلف بھی تھے۔ اسد اللہ و اسد الرسول اور سید الشہداء کا خطاب آپ کو حاصل ہوا تھا۔ ابتدائی دور میں قبول اسلام کیا، غزوۂ بدر و غزوۂ اُحد میں دشمنوں کے بڑے بڑے سورماؤں کو خاک وخون میں ملا کر غزوۂ احد میں خود جامِ شہادت نوش کیا۔ اولاد میں دو فرزند (۱) عمارہ، (۲) یعلی اور دو بیٹیاں (۱) امُ الفضل، (۲) اُمامہ۔

عمارہ بن حمزہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا جس کا نام حمزہ تھا اور یعلیٰ بن حمزہ رضی اللہ عنہ کے پانچ بیٹے پیدا ہوئے، مگر ان کی نسل آگے نہ چلی۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب:

یہ عمر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال بڑے تھے۔ قبولِ اسلام کے بعد حنین، طائف اور تبوک کے غزوات میں شریک ہوئے، یہ نہایت فیاض، صلہ رحمی کرنے والے اور مستجاب الدعوات تھے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ اولاد میں دس بیٹے (۱) فضل، متوفی: ۱۸ھ، شام، (۲) عبداللہ، متوفی: ۶۷ھ، (۳) عبیداللہ کا انتقال مدینہ میں ہوا۔ خلفاءِ عباسیہ محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے ہیں۔ (۴) معبد، افریقہ میں خلافت عثمانؓ میں جہاد میں شہید ہوئے۔ (۵) قثم، ثمرقند میں شہید ہوئے۔ سعید بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں ثمرقند گئے تھے۔ (۶) عبدالرحمٰن کی اولاد میں ان کا بیٹا عبدالرحمٰن تھا۔ یہ اپنے بھائی

معید کے ساتھ افریقہ میں شہید ہوئے۔ (۷) عون، (۸) تمام، یہ سب سے چھوٹے بیٹے تھے، ان کی اولاد میں (۱) جعفر، (۲) عباس، (۳) قثم تھے، ان کی اولاد باقی ہے۔ (۹) کثیر، یہ فقیہ اور فاضل شخص تھے، ان کی اولاد سے نسل جاری نہیں ہوئی۔ (۱۰) حارث کی نسل موجود ہے۔ تین بیٹیاں تھیں: (۱) اُم حبیب (۲) صفیہ (۳) آمنہ۔

اُمّ کلثوم بنت فضل پہلا نکاح سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ہوا، اس کے بعد ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (کتاب المعارف، ص:۵۳۔ نسب قریش، ص:۲۵، ۳۸۔ جمہرۃ الانساب، ص:۱۸)

اولادِ ابوطالب:

ابوطالب کی اولاد میں چار بیٹے (۱) طالب (۲) عقیل رضی اللہ عنہ (۳) جعفر رضی اللہ عنہ (۴) علی رضی اللہ عنہ اور دو بیٹیاں (۱) اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا (ہند، فاطمہ) (۲) جمانہ۔ تین بیٹوں سے ابوطالب کی نسل جاری ہوئی۔ عقیل رضی اللہ عنہ، جعفر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے۔

اولادِ عقیل رضی اللہ عنہ:

یہ طالب سے چھوٹے تھے، ان کی کنیت ابو یزید تھی۔ یہ غزوۂ بدر میں گرفتار ہوئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا فدیہ دیا، فتح مکہ کے وقت ایمان لائے۔ تاریخ البخاری الاصغر میں صحیح سند سے مذکور ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ کی وفات یزید کی حکومت کے زمانہ میں بعمر ۹۶ برس ہوئی۔ اولاد میں ۱۳ بیٹے (۱) مسلم، (۲) عبداللہ، (۳) محمد، (۴) عبیداللہ، (۵) عبدالرحمٰن، (۶) حمزہ، (۷) علی، (۸) جعفر، (۹) عثمان، (۱۰) یزید، (۱۱) سعد، (۱۲) جعفر اکبر، (۱۳) ابوسعید۔ اور چار بیٹیاں تھیں: (۱) رملہ، (۲) زینب، (۳) اسماء، (۴) اُم ہانی۔

(کتاب المعارف، ص:۸۸۔۸۷۔ نسب قریش، ص:۸۴۔ تنبیہ والاشراف، ص:۱۶۲)

عقیل رضی اللہ عنہ کی نسل محمد سے اور محمد کی عبداللہ سے جاری ہے۔ طبرستان میں ان کی نسل بنوالمرفوع سے مشہور ہے۔

اولادِ جعفر رضی اللہ عنہ:

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ دو ہجرتیں کیں، حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ کی طرف، یہ فتح خیبر کے موقع پر واپس آئے تھے۔ موتہ ۸ھ میں شہید ہوئے۔ اولاد میں (۱) عبداللہ، (۲) عون، (۳) محمد اکبر، ان کی ماں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا تھیں۔ (۴) محمد اصغر، (۵) حمید، (۶) حسین، (۷) عبداللہ اصغر۔ سات بیٹے تھے، (نبی کا گھرانہ، ص: ۱۲۳) لیکن نسل صرف عبداللہ اکبر سے چلی۔ عون تستر میں اور محمد اکبر صفین میں شہید ہوئے۔

(انساب الاشراف، تنبیہ والاشراف، مسعودی ۱۶۲)

اولادِ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ:

عبداللہ بن جعفر، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ سیدہ زینب بنت علیؓ آپ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ ان سے (۱) جعفر اکبر، (۲) علی، (۳) عون اکبر، (۴) عباس، (۵) اُم کلثوم، یہ لاولد تھی۔ اس اُمّ کلثوم کی شادی ابان بن عثمانؓ بن عفان

سے ہوئی۔ (کتاب المعارف ابن قتیبہ،ص:۹۰)

عبداللہ بن جعفر کے اٹھارہ بیٹے اور تین بٹیاں تھیں، دیگر اولاد میں (۵) محمد، (۶) عبید اللہ، (۷) ابوبکر، (۸) صالح، (۹) موسیٰ، (۱۰) ہارون، (۱۱) یحییٰ، (۱۲) معاویہ، (۱۳) اسحاق، (۱۴) اسماعیل، (۱۵) قاسم، (۱۶) حسن، (۱۷) عون الاصغر، (۱۸) عدی۔ بیٹیاں: (۲) اُمّ محمد، (۳) اُم ابیہا۔ ان کی ماں لیلیٰ بنت مسعود بن خالد نہشلی تھیں۔ اُمّ محمد بنت عبداللہ جعفر کا نکاح یزید بن معاویہؓ سے ہوا۔ (نسب قریش،ص:۸۳) اور اُمّ ابیہا عبدالملک بن مروانؒ کی بیوی تھی۔ (نسب قریش،ص:۱۱۳)

عبداللہ بن جعفر کے ایک بیٹے علی جو سیدہ زینب بنت علیؓ کے بطن سے تھا، اس کے بیٹے محمد کی بیٹی (یعنی عبداللہ بن جعفر کی پوتی ربیحہ بنت محمد بن علی کی دو مرتبہ شادی بنو مروانؒ میں ہوئی، پہلی مرتبہ یزید بن ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروانؒ سے، اس کے بعد بکار بن عبدالملک بن مروان سے۔ (کتاب المحبر، ص:۴۴۰) عبداللہ بن جعفر ۸۰ھ میں عبدالملک بن مروانؒ کی خلافت کے زمانے میں ۹۰ برس کی عمر میں فوت ہوئے والی مدینہ ابان بن عثمانؓ بن عفان نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (نسب قریش،ص:۸۲)

اولادِ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

امام المشارق والمغارب اسداللہ الغالب سیدنا علی بن ابی طالب بعثت نبوی سے ۵ سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ ۷ برس کی عمر میں ایمان لائے۔ (البدایہ والنہایہ، ج:۷،ص:۲۲۳) چالیس ھ میں اٹھاون برس کی عمر میں شہید ہوئے۔

۹ ازواج اور مختلف لونڈیوں سے آپ کے ۱۸ بیٹے اور ۱۸ بیٹیاں تھیں۔ ۱۸ بیٹوں میں سے ۷ والد کے سامنے فوت ہوگئے، باقی گیارہ میں سے ۶ کربلا میں شہید ہوئے، اس وقت ۵ بیٹوں (۱) حسن رضی اللہ عنہ، (۲) حسین رضی اللہ عنہ، (۳) محمد ابن حنفیہ، (۴) عباس، (۵) عمر اطرف رضی اللہ عنہا کی نسل موجود ہے۔ آپ کی ازواج واولاد کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ ازواج میں: (۱) سیدہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے (۱) حسن رضی اللہ عنہا، (۲) حسین رضی اللہ عنہا، (۳) محسن بچپن میں فوت ہوئے۔ بیٹیوں میں (۱) زینب الکبریٰ زوجہ عبداللہ بن جعفرؓ۔ (۲) اُمّ کلثومؓ زوجہ عمرؓ بن خطاب دیکھیے۔ نکاح اُم کلثوم کے لیے (کتاب المعارف۔ تاریخ طراز مذہب، ۶۷۔۴۷) باب تزوج ام کلثوم ہمراہ عمر الخطاب۔ (۳) انوار النعمانیہ، ج:۱،ص:۱۲۵۔ (۴) ناسخ التواریخ، ج:۲، وقائع عمر بن خطاب،ص:۳۲۹۔ (۵) شرائع الاسلام، باب الکفو۔ (۶) مجالس المؤمنین از شوستری طبع ایران،ص:۸۹۔ (۷) تہذیب الاحکام، ج:۲،ص: ۳۸۵، کتاب الجنائز۔ (۸) الاستبصار، کتاب الطلاق، باب العدۃ،ص:۱۸۵۔۱۸۴۔ (۹) فروع کافی، ج:۲،ص:۱۴۱۔ (۱۰) الشافی شریف مرتضیٰ، مطبوعہ: ایران، ص:۴۳۱۔۳۵۴۔ (۱۱) تحفۃ العوام،ص: ۳۴۵۔ (۱۲) منتہی الآمال، ج:۱،ص:۱۷۰۔ (۱۳) مصائب النواصب، شوستری۔ (۱۴) کتاب الشہادت از موسوی،ص: ۳۹۸۔ (۱۵) رسائل شیعہ فی تحصیل احکام الشرعیہ، ج:۱،ص:۱۵۴۔ (۱۶) من لا یحضرہ الفقہ،ص: ۳۷۸۔ (۱۷) تہذیب احکام، ج:۲،ص: ۲۴۲۔۲۳۸۔ باب العدۃ التوفی عنہا زوجہا (۱۸) منتخب

التواریخ، ص: ۲۰۔ (۱۹) نسب قریش، ص: ۴۱۔ (۲۰) جمہرۃ الانساب، ص: ۳۸۔ (۲۱) کتاب المعارف، ص: ۷۹۔۸۰۔ (۲۲) کتاب المحبر، ص: ۵۳۷۔ (۲۳) البدایہ والنہایہ، ج: ۸، ص: ۲۸۱ تحت ازواج واولاد عمرؓ۔ (۲۴) سنن نسائی مجتبیٰ، ج: ۱، ص: ۲۰۱۔ (۲۵) سنن ابوداؤد، ج: ۲، ص: ۴۰۔ (۲۶) مصنف ابن ابی شیبہ، ج: ۴، ص: ۱۴۲۔ (۲۷) سنن کبریٰ بیہقی، ج: ۴، ص: ۳۸۰۔ (۲۹) سنن دار قطنی، ص: ۱۹۴۔ (۲۹) علامہ نوویؒ، المجموعہ، ج: ۵، ص: ۲۳۴۔ (۳۰) تاریخ مسعودی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دیگر ازواج میں خولہ بنت جعفر بن قیس حنفیہ سے (۲) محمد حنفیہؒ پیدا ہوئے۔ (۳) زوجہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ الصہباء اُم حبیب بنت ربیعہ سے عمر اور رقیہ پیدا ہوئے۔ (۴) زوجہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اُمّ البنین بنت حزام بن خالد بن ربیعہ سے عمر، عباس، جعفر، عبیداللہ، عثمان پیدا ہوئے۔ (اہل بیت رسول کون، ص: ۱۱۸)۔ (۵) زوجہ اسماء بنت عمیسؓ سے یحییٰ، عون، محمد پیدا ہوئے۔ (الاسماء والمصاھرات بین اھل البیت والصحابہ، ص: ۱۷۸)۔ (۶) لیلیٰ بنت مسعود دارمیہ، آپ کی اس بیوی سے عبداللہ، محمد الاصغر، ابوبکر پیدا ہوئے۔ (۷) زوجہ امامہ بنت ابی العاصؓ اُموی سے محمد اوسط پیدا ہوئے، یہ اُمامہ سیدہ زینب بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔ (۸) زوجہ علیؓ، اُمِ سعید بنت عروہؓ بن مسعودؓ ثقفیہ سے دو بیٹیاں ام الحسن اور رملہ پیدا ہوئیں۔ (۹) مماۃ رمحیاۃ بنت امراء القیس، اس بیوی سے ایک لڑکی حارثہ پیدا ہوئی جو بچپن ہی میں فوت ہوگئی۔ آپ کا ایک بیٹا محمد اُمّ ولد سے تھا۔ اس تفصیل سے جو کہ مختلف مراجع ومصادر سے لی گئی ہے، ۹ ازواج سے ۱۸ بیٹے اور ۶ بیٹیاں ہیں، جبکہ باندیوں سے آپ کی ۱۲ بیٹیاں تھیں، باندیوں کے نام ونسب مجھے حاصل نہ ہو سکے البتہ تاریخ طبری جزء السادس، ص: ۸۹ پر ان باندیوں سے پیدا شدہ بنات کی مندرجہ ذیل تفصیل ہے۔

(۱) اُم ہانی، (۲) میمونہ، (۳) زینب الصغریٰ، (۴) رملہ صغریٰ، (۵) فاطمہ، (۶) امامہ، (۷) خدیجہ اُم الکرام، (۸) اُم سلمہ، (۹) جمانہ، (۱۰) نفیسہ اس کی کنیت اُم کلثوم صغریٰ تھیں، (منتہی الآمال)، (۱۱) اُمّ جعفر، (۱۲) اُمّ کلثوم۔ اولادِ علیؓ کی اس تفصیل کے بعد آپ کے ۱۸ بیٹے اور ۱۸ ہی بیٹیاں واضح ہوگئیں۔ سب سے اہم ایک بات جو مراجع اور مصادر میں موجود ہے، وہ ہے اُمّ کلثوم بنت علیؓ کی واقعہ کربلا میں موجودگی۔ یاد رہے کہ سیدنا علیؓ کی تین بیٹیوں کے نام اُمّ کلثوم ہے۔ (۱) ایک اُمّ کلثوم جو سیدہ فاطمہؓ کے بطن سے تھیں، جن کا نکاح خلیفہ دوم عمر بن الخطاب سے ہوا، زید اور رقیہ دو اولادیں ہوئیں، زید اور ان کی ماں بنت فاطمہؓ، اُمّ کلثومؓ ایک ہی دن میں فوت ہوئے اور یہ کربلا سے پہلے فوت ہوگئیں تھیں۔ کربلا میں زندہ اور موجود اُمّ کلثوم یقیناً آپ کی دوسری کوئی بیٹی تھی۔ وہ زوجہ عمر بن خطابؓ نہ تھیں، تین اُمّ کلثوم نام کی حضرت علی کی بیٹیاں تھیں۔ پانچ بیٹیوں سے نسل چلی، (۱) حسنؓ، (۲) حسینؓ، (۳) محمد حنفیہ، (۴) عباسؓ، (۵) عمر اطرف

حسن بن علیؓ:

مشہور قول کے مطابق آپ کی ولادت ۱۵ / رمضان ۳ھ مدینہ ہوئی، وفات ۵ / ربیع الاوّل ۴۹ھ ہے۔ (احسن المقال، ج: ۱ ص ۳۱۷، المعارف، ص: ۹۲)، حاکم مدینہ سعید بن عاص نے نمازِ جنازہ پڑھائی (المعارف، صفحہ ۹۲)

اولاد میں بارہ بیٹے: (۱) زید، (۲) حسن مثنیٰ، (۳) حسین الاثرم، (۴) طلحہ، (۵) اسماعیل، (۶) عبداللہ،

(۷) حمزہ، (۸) یعقوب، (۹) عبدالرحمٰن، (۱۰) ابوبکر، (۱۱) القاسم، (۱۲) عمر۔

ان میں تین عبداللہ، ابوبکر، قاسم کربلا میں شہید ہوئے اور بیٹیوں میں پانچ ہیں: (۱) اُمّ الحسن، جوکہ عبداللہ بن زبیرؓ کی زوجہ تھیں۔ (۲) اُمّ سلمہ زوجہ عمرو بن منذر بن زبیرؓ ہے۔ (۳) اُمّ عبداللہ کی شادی علی بن حسینؓ بن علیؓ سے ہوئی۔ (کتاب المحبر، ص: ۵۲)۔ (۴) اُمّ کلثوم کا نکاح علی بن عبداللہ بن عباس سے ہوا۔ (۵) فاطمہ (نسب قریش، ص: ۵۱۔۵۰۔ عمدۃ المطالب فی انساب آل ابی طالب، ص: ۶۱) چار فرزندوں کی نسل چلی۔ (۱) زید، (۲) حسن مثنیٰ، (۳) حسین اثرم، (۴) عمر۔ حسین اثرم اور عمر کی اولاد کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے، اب دنیا میں صرف دو فرزندوں (۱) زید، (۲) حسن مثنیٰ کی نسل جاری ہے۔

حسین بن علیؓ:

آپ کی ولادت باسعادت پیر ۵ شعبان ۴ھ مطابق ۶۲۶ء، ۱۰ جنوری اور شہادت ۱۰ محرم ۶۱ھ، ۱۰/ اکتوبر بروز بدھ، ۶۸۰ء۔ (حوالہ جوہر تقویم از ضیاء الدین لاہوری، ص: ۶۳)

عام مؤرخین نے آپ کے پانچ بیٹے ذکر کیے ہیں، (۱) علی الاکبر، یہ کربلا میں شہید ہوئے، جوان تھے، ۲۱، ۲۲ برس عمر تھی۔ آپ کی والدہ آمنہ (لیلیٰ) بنت ابی مُرّ ۃ بن عروہ بن مسعود ثقفیہ ہیں، لیلیٰ کی ماں میمونہ ابوسفیانؓ بن حرب بن اُمیہ کی بیٹی تھی۔ علی اکبر سیدنا معاویہؓ کی بھانجی لیلیٰ کے بیٹے تھے۔ (نسب قریش، ص: ۵۷۔ منتہی الآمال، الارشاد)

۲۔ علی اوسط (زین العابدینؒ) ان کی ماں غزالہ، سلافہ تھیں، بعض نے کہا کہ یہ سندھیہ تھیں اور بعض نے اسے ایرانی بادشاہ شاہ یزدگرد کی بیٹی لکھا ہے۔

(۳) علی الاصغران کی ماں باندی تھیں، یہ بھی کربلا میں شہید ہوئے۔

(۴) جعفر کی ماں قبیلہ قضاعہ سے تھیں، یہ والد کی زندگی میں ہی فوت ہوگئے تھے۔ (احسن المقال، ج: ۱، ص: ۵۸۹)

(۵) عبداللہ یہ بھی کربلا میں شہید ہوئے، ان کی ماں رباب بنت امرؤ القیس تھیں، آپ کی دو بیٹیوں کا ذکر ملتا ہے۔

(۱) سکینہؒ یہ عبداللہ کی سگی بہن تھیں، ان کی ماں رباب بنت امرؤ القیس تھیں۔ یہ کربلا میں موجود تھیں اور ان کی شادی سیدنا حسنؓ کے بیٹے عبداللہ سے واقعہ کربلا سے پہلے ہوچکی تھی۔ یہ حادثہ کربلا میں بچی نہ تھیں، بلکہ شادی شدہ تھیں۔ حوالہ دیکھیے: تاریخ الائمہ، ص: ۲۸۰۔ اعلان الوریٰ، ص: ۱۲۷)۔ سکینہؒ کا نام آمنہ یا امیمہ تھا، سکینہ لقب تھا۔ آپ کی وفات ۱۱۷ھ میں ہوئی، آپ کا مزار شام میں ہے۔ (احسن المقال، ج: ۱، ص: ۵۹۰۔۵۸۹)

عبداللہ بن حسنؓ کربلا میں شہید ہوگئے تو ان کے بعد سیدہ سکینہؒ نے مصعب بن زبیرؓ سے نکاح کیا اور ایک بیٹی فاطمہ پیدا ہوئی۔ پھر عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن حکیم بن حزام سے شادی ہوئی اس سے (۱) حکیم، (۲) عثمان (قرین)، (۳) ربیحہ پیدا ہوئے۔

یہ ربیحہ حضرت حسینؓ کی نواسی ہیں، اس کا نکاح عباس بن ولید بن عبدالملک بن مروانؒ، سے ہوا، سکینہؒ کی پھر شادی زید بن عمرو بن عثمانؓ بن عفان سے ہوئی۔ زید کے بعد سکینہ نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے نکاح کیا اور ابراہیم

کے بعد الاصبع بن عبدالعزیز بن مروانؒ سے شادی کی۔ گویا کہ سکینہ نے چھے نکاح مختلف اوقات میں کیے۔
(نسب قریش،ص:۵۹۔کتاب المعارف،ص:۹۴۔کتاب المحبر ،ص:۴۳۸)

فاطمہ بنت حسینؓ، دوسری بیٹی ہیں، اُن کی ماں اُمّ اسحاق بنت طلحہ بن عبیداللہ تھیں، فاطمہ بنت حسینؓ کی پہلی شادی حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰؓ سے ہوئی، جس سے (۱) عبداللہ، (۲) حسن، (۳) ابراہیم، (۴) زینب، (۵) اُمّ کلثوم پیدا ہوئیں۔ (نسب قریش،ص:۵۱) حسن مثنیٰ کی موت کے بعد ان کا نکاح عبداللہ بن عمرو بن عثمانؓ سے ہوا، (نسب قریش، ۵۹)۔ سلسلۂ نسل حضرت علی اوسط (زین العابدین) کے چھے فرزندوں سے جاری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی کا آغاز:

سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح مبارک ۱۵ قبل از نبوت ستمبر ۵۹۵ء/۲۷ قبل از ہجرت، جب آپ کی عمر مبارک ۲۵ برس اور سیدہ خدیجہؓ کی عمر مبارک ۳۰ برس تھی۔ شادی کے تین سال بعد ۵۹۸ء میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۸ برس تھی قاسمؓ پیدا ہوئے۔ عبداللہ نبوت کے سال مکہ میں پیدا ہوئے اور تیسرے بیٹے ابراہیم جو کہ جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے ذی الحجہ ۸ھ میں ہجرت کے بعد مدینہ میں پیدا ہوئے۔

بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ صرف ایک بیٹا ابراہیم سیدہ ماریہ قبطیہ سے تھا، باقی ساری اولاد سیدہ خدیجہؓ کے بطن سے تھی۔ چار بیٹیاں اور دو بیٹے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا:

سیدہ زینبؓ کی ولادت نکاح کے پانچ برس کے بعد ۶۰۰ء/۲۳ قبل از ہجرت میں ہوئی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۳۵ برس تھی۔ ظہور اسلام کے وقت سیدہ زینبؓ کی عمر ۱۰ سال تھی۔ چودہ برس کی عمر میں ان کی شادی ان کے خالہ زاد بھائی ابوالعاصؓ بن ربیع سے ہوئی، ابوالعاصؓ کی ماں ہالہ بنت خویلد سیدہ خدیجہؓ کی سگی بہن تھیں۔ ابوالعاص سے آپ کی اولاد میں (۱) علی اور (۲) اُمامہ تھے۔ امامہ زوجہ علیؓ بن ابی طالب تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ اور نواسی:

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے نواسہ علی بن ابوالعاصؓ اور بڑی نواسی اُمامہ بنت ابوالعاص تھیں۔

نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم علیؓ بن ابوالعاصؓ:

یہ ہجرت مدینہ سے ۸ سال قبل ۶۱۵ء میں پیدا ہوئے، فتحِ مکہ ۸ھ کے دن یہی علیؓ سبطِ رسول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ پران کے ردیف تھے۔ (رحمۃ للعالمین، ج:۲،ص:۱۰۴)

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی نے (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ج:۲،ص: تحت علی بن ابی العاص) یہی لکھا ہے۔ فتح مکہ کے وقت ان کی عمر ۵ برس تھی۔ ابن حجر عسقلانی نے ابن عساکر کے حوالہ سے یہ تحریر کیا ہے کہ (انہ قتل یوم الیرموک) یہ یرموک

کے معرکہ میں جو ۱۳ھ مطابق ۶۳۵ھ، ۲۰ برس کی عمر شہید ہوئے، ان سے قبل ان کے والد محترم شہید ختمِ نبوت، شیر حجاز، سیدنا ابوالعاصؓ بن ربیع یمامہ میں شہید ہو چکے تھے۔ سیدہ زینبؓ کے بارے میں اہلِ سِیَر کہتے ہیں کہ سفرِ ہجرت کے دوران میں لگا ہوا زخم دوبارہ تازہ ہوگیا، یہی زخم آپ کی شہادت کا سبب بنا اور آپ ۸ھ مطابق ۶۳۱ء میں ۳۱ برس کی عمر میں شہید ہوئیں۔ سیدہ زینبؓ کا پورا گھرانہ شہداء کا ہے۔ خود شہید، خاوند شہید یمامہ، بیٹا علی شہید یرموک، داماد سیدنا علی المرتضیٰؓ (خاوند امامہؓ) شہید۔

سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی ہیں، بعثت سے نو سال پہلے ۶۰۰ء میں پیدا ہویں، تیرہ، چودہ برس کی عمر میں سیدنا عثمان غنیؓ سے شادی ہوئی۔ نبوت کے پانچویں سال عثمانؓ اور رقیہؓ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، حبشہ کے زمانۂ قیام میں عبداللہ بن عثمانؓ پیدا ہوا۔ مؤرخین نے اس عبداللہ کو ۴ھ میں چھوٹی عمر میں مرغ کی ٹھونگ آنکھ میں مار کر فوت شدہ لکھ دیا ہے۔ جن روایات میں عبداللہ کی وفات کا بچپن میں ہونا مذکور ہے، وہ تمام واقدی کی سند سے ہیں، واقدی سے غالباً ست وسبعین میں سے ایک عدد سبعین چھوٹ گیا اور صرف ست رہ گیا جسے بعد میں آنے والے نقل کرتے رہے۔ برصغیر پاک و ہند میں نواسۂ رسول عبداللہ بن عثمان کی نسل زیادہ آباد ہے، جن کا انتقال مشہور، مؤرخ مسعودی کی تحقیق کے مطابق چھہتر سال کی عمر میں ہوا۔ (حوالہ مروج الذہب، مطبوعہ: ۱۹۷۴، ج:۲، ص:۳۴۱) ۲ھ مطابق ۶۲۴ھ رمضان میں بعمر ۲۴ برس سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

سیدہ اُمّ کلثومؓ:

سیدہ اُمّ کلثوم کی ولادت ۶۰۴ء، ظہورِ اسلام سے چھے برس قبل ہوئی۔ ۲۲ برس کی عمر میں ۶۲۵ء / ۳ھ، آپ کا عثمان سے نکاح ہوا، اولاد کوئی نہ ہوئی اور شعبان ۶۳۰ء /۹ھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

سیدہ فاطمہؓ:

نبوت سے پانچ برس پہلے ۶۰۵ء میں پیدا ہوئیں۔ ۶۲۳ء / ۳ھ ۱۸ برس کی عمر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا۔ حسنؓ، حسینؓ، زینب، اُمّ کلثوم اولاد تھی۔ ۲۹۔۳۰ برس کی عمر میں ۳ رمضان ۱۱ھ انتقال ہوا۔ نمازِ جنازہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

found.